

عورتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے واقعات اور شرمین عبید

محمد انور

دنیا بھر میں ”انٹرنیشنل ووومن ڈے“ ہر سال آٹھ مارچ کو منایا جاتا ہے اور منایا جاتا ہے گا۔ لیکن نیویارک میں 7 اپریل کو ہونے والی ”ووومن ان دی ورلڈ سمسٹ“ نے مجھے ووومن ڈے کی یاد دلادی۔ یہ دن اگرچہ خواتین کے حقوق کے حوالے سے 1908 سے منایا جا رہا ہے۔ اس کا آغاز بھی امریکا کے شہر نیویارک سے ہوا تھا۔ اس دن کو منانے کا مقصد عورتوں کے حقوق کے لیے جدوجہد اور ان کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں اور نا انصافیوں کا تدارک تھا۔ اس کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مغرب میں عورتوں کے ساتھ ظلم و ستم کا سلسلہ نیا نہیں ہے۔ لیکن مغرب پرست اذہان نے ایک سازش کے تحت پاکستان سمیت مسلم ممالک کو بدنام کرنے کے لیے عورتوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو صرف اسلامی ملکوں بلکہ صرف پاکستان تک محدود کر دیا ہے۔ تاکہ یہ تاثر ختم ہو سکے کہ امریکا سمیت دیگر غیر مسلم ملکوں میں عورتوں کو مسائل درپیش نہیں ہیں۔ عورتوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف اسلامی ممالک ہی میں ہوا کرتا ہے۔

کے نام سے (Pakistan Honor) نیویارک میں ہونے والی اس کانفرنس کا ایک سیشن پاکستان کی غیرت منسوب کیا گیا ہے۔ جس میں امریکی چینل این بی سی کی سینئر صحافی سنٹھیا میکفیڈن شرمین عبید کا انٹرویو کریں گی۔ یہ شرمین وہیں ہیں جنہوں نے ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت پاکستان میں عورتوں کے ساتھ رہنا ہونے والے ایک آدھ واقعے کو لیکر فلمیں بنائی ہیں اور آسکر ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ شرمین چوں کہ غیر ملکی آقاؤں کی بھی چہیتی ہیں اس لیے ہمارے حکمران جو غیر ملکیوں کے اشارے پر بہت کچھ کر دیا کرتے ہیں، شرمین عبید کو بھی اپنے مفادات کے لیے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان کی مگر امریکا میں مقبول فلم ساز اور آسکر ایوارڈ یافتہ شرمین عبید چنائے رواں سال ’ووومن ان دی ورلڈ سمسٹ‘ میں ایک مرتبہ پھر پاکستان کی نمائندگی کریں گی۔ 98 فی صد آبادی شرمین کے نام اور ان کے کاموں سے ناواقف ہے، دونی صد جو انہیں جانتے ہیں وہ بھی انہیں ایک غیر معروف فلم ساز کی حیثیت سے ہی پہنچانتے ہوں گے۔ شرمین عبید چنائے اس سے قبل تین مرتبہ ”ووومن ان دی ورلڈ سمسٹ“ میں شرکت کر چکی ہیں۔ اب وہ چوتھی مرتبہ بھی پاکستان کی نمائندگی کر رہی ہیں۔

شرمین عبید کا اس سیشن کے حوالے سے کہنا تھا کہ ”میں نیویارک میں، اپنے حقوق کے لیے لڑنے والی خواتین کی کہانیوں پر بات کروں گی، وہ خواتین جو دوسروں کے لیے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتی ہیں جیسے پولیس میں بھرتی ہونے والی خواتین۔“ ان پر بات کرنا بھی ضروری ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہوگی کہ خواتین کو خود اپنے آپ کو باختیار بنانے کی کوشش کرنی ہوگی

عام تاثر یہ ہے کہ شرمین کی فلمیں اور گفتگو پاکستان کا وقار بلند کرنے کے بجائے اس کی ساکھ کو مجروح کرنے اور ملک کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کے حوالے سے ہی ہوتی ہیں۔ اس لیے پاکستان کی اکثریتی آبادی کو ایسی خواتین سے کوئی غرض نہیں ہوتی جو خود آزادی کے ساتھ صرف اپنے مفادات کے حصول کے لیے سرگرم رہتی ہیں۔ شرمین پاکستان میں عورتوں کو حاصل حقوق، یہاں کی عورتوں میں پائے جانے والے اطمینان تحفظ پر کبھی فلم نہیں بنائیں گی اور نہ ہی انہوں نے بنائی ہے۔ جس سے ملک کا وقار دنیا بھر میں بلند ہو۔ اس سمٹ میں بھی وہ امریکا میں بیٹھ کر ان پاکستانی عورتوں کے حوالے سے ہی بات کریں گی جو ظلم و زیادتی کے باوجود حالات سے مقابلہ کر رہی ہیں تاکہ کسی بھی طرح ملک کو مزید بدنام کیا جاسکے۔ کیوں کہ ملک کی عزت اور وقار بڑھانا ان کی ترجیحات کا حصہ کبھی نہیں رہا۔ یہی نہیں میری نظر میں وہ آسکر ایوارڈ حاصل کرنے کے باوجود ایک اچھی فلم ساز یا ہدایت کار بھی نہیں ہیں کیوں کہ انہوں نے کبھی بھی امریکا سمیت دیگر یورپی ممالک میں عورتوں کے ساتھ ہونے والے ہر طرح کے ظلم و ستم پر کبھی نہ تو اپنے کیمرے کو استعمال کیا اور نہ ہی اس جانب توجہ دی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ انہیں یقین ہے کہ اگر وہ ایسی فلمیں بنائیں گی تو کوئی انہیں آسکر ایوارڈ تو کیا امریکا میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں دے گا۔ عورتوں کے خلاف ظلم پر آواز اٹھانے کا دعویٰ کرنے والی شرمین عبید کو اپنے ہی ملک کی ان کی ہم عمر ڈاکٹر عافیہ پر ہونے والے ظلم بھی دکھائی نہیں دیتے۔ کیوں کہ امریکانے ڈاکٹر عافیہ کو 82 سال قید کی سزا دے کر اپنے کردار کو سب کے سامنے واضح کر دیا ہے کہ اس کا عورت کی قدر اور اس کی آزادی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کو تاریخ کی طویل قید کی سزا دیے جانے سے لگنے والے داغ کو دھونے کے لیے امریکا اگرچہ بہادری کے پر سرار کردار ملالہ اور اس کے گھر والوں کو نواز کر اور شرمین عبید کو ایوارڈ دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق کا بڑا حامی ہے۔ مگر جب تک ڈاکٹر عافیہ صدیقی امریکی جیل میں رہیں گی اس وقت تک امریکا یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ عورتوں کے حقوق کا حامی ہے۔

آج دنیا بھر میں ہر تین میں سے ایک عورت ظلم و زیادتی کا شکار ہے۔ عالمی بینک اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی رپورٹوں کے مطابق دنیا کے بیش تر غیر مسلم ممالک میں 15 تا 44 سال کی عورتوں و لڑکیوں کو جنسی اور گھریلو تشدد کا سامنا ہے۔ ان رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعات میں کل عورتوں کی تعداد کا نصف اپنے موجودہ یا سابق شوہر یا اقربا ہی رشتے داروں کے ہاتھوں قتل ہوتی ہیں۔ آسٹریلیا، کینیڈا، اسرائیل، ساؤتھ افریقا اور امریکا میں چالیس تا ستر فی صد عورتیں اپنے والدین یا سرپرستوں کے ہاتھوں ظلم کا شکار ہو کر قتل ہو جاتی ہیں۔ ان رپورٹ کے مطابق غیر مسلم آبادی والے ملکوں میں گزشتہ دس سال کے دوران ہر چھ روز بعد سیکڑوں عورتیں اغواء اور زیادتی کے بعد قتل کر دی گئیں ہیں۔ صرف روانڈا میں 1994 کے دوران ڈھائی لاکھ سے پانچ لاکھ عورتیں جنسی زیادتی کا شکار ہوئی ہیں۔ جب کہ 1990 کے شروع میں 20 ہزار تا 50 ہزار عورتیں بوسنیا میں اسی ظلم کا شکار ہو چکی ہیں۔ یورپین یونین کی رپورٹ کے مطابق کینیڈا، نارٹھ امریکا اور آسٹریلیا میں غیرت کے نام پر قتل کے واقعات میں ہر

سال اضافہ ہو رہا ہے۔ ان تمام رپورٹوں کے باوجود شرمین عبید چنائے جیسی پاکستانی عورتوں کو صرف پاکستان اور دیگر اسلامی ملک میں عورتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے واقعات نظر آتے ہیں۔

کیا شرمین امریکا، کینیڈا اور آسٹریلیا میں ہونے والے کسی واقعے پر فلم تیار کر سکتی ہیں؟ کیا وہ ڈاکٹر عافیہ کی قید پر فلم نہیں بنا سکتی؟؟ اس سوال کا جواب آج نہیں توکل شرمین اور ان جیسے فلم سازوں کو دینا ہوگا۔